REGD. No. L 5254

بسم اللہ الرحمن الرحیم

فون نمبر ۴۹

اِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَآءُ
عَسٰۤى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ

الفضل

ربوہ

یوم چہار شنبہ ۲۳ ذی الحجہ ۱۳۷۸ھ فی پرچہ ۲ آنے

جلد ۴۸/۱۳ | یکم وفا ۱۳۳۸ھ | یکم جولائی ۱۹۵۹ء | نمبر ۱۵۳

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

کی صحت کے متعلق تازہ اطلاع

محترم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب۔ مری

مری ۳۰ جون بوقت ۸ بجے صبح بذریعہ فون — کل حضور کی طبیعت عام طور پر بہتر رہی۔ البتہ کچھ اعصابی ضعف رہا۔ رات نیند اچھی آئی۔ اس وقت عام طبیعت اچھی ہے۔

احباب کو رپورٹوں سے پتہ لگ رہا ہوگا کہ چند دن سے حضور کو پھر کچھ اعصابی ضعف کی شکایت ہو رہی ہے۔ اور اس بیماری میں یہی کیفیت دیکھنے میں آ رہی ہے۔ کہ چند دن حضور اقدس کی طبیعت میں افاقہ محسوس ہوتا ہے پھر اعصابی ضعف کی شکایت شروع ہو جاتی ہے گو شروع سے اب تک اللہ تعالیٰ کے فضل سے عام طبیعت میں فرق محسوس ہوتا ہے اور عام صحت بہتر معلوم ہوتی ہے۔ ان حالات میں احباب جماعت کو خاص التزام اور درد دل سے حضور کی کامل شفایابی کے لئے ہر وقت دعاؤں میں لگے رہنا چاہیئے۔ تا اللہ تعالیٰ اپنے خاص فضل اور رحم کے ساتھ حضور کو کامل شفاعطا فرما کر بے حد لمبی اور کام والی زندگی عطا فرمائے۔ آمین ثم آمین

خاکسار:۔ (ڈاکٹر) مرزا منور احمد

بوقت ۸ بجے صبح - مری ۳۰ جون ۱۹۵۹ء

مغربی پاکستان کے نئے میزانیہ میں چار کروڑ اکانوے لاکھ روپے کی بچت

آبیانہ کی شرح میں بیس فیصد اضافہ کر دیا گیا

لاہور ۳۰ جون۔ صوبائی گورنر مسٹر اختر حسین نے کل صبح حکومت مغربی پاکستان کے میزانیہ برائے ۶۰-۱۹۵۹ء کا اعلان کرتے ہوئے بتایا کہ مغربی پاکستان میں یکم جولائی ۱۹۵۹ء سے شروع ہونے والے مالی سال سے آبیانہ کی شرح میں بیس فیصد اضافہ ہوگا۔ بالفاظ دیگر آئندہ آبیانہ کی وصولی پانچ روپے فی ایکڑ کی بجائے چھ روپے فی ایکڑ کے حساب سے ہوگی۔ اور اس طرح حکومت کی آمدنی تقریباً ۳ کروڑ روپے بڑھ جائے گی۔ آپ نے مزید بتایا کہ نئے مالی سال سے مغربی پاکستان کے تمام علاقوں میں مالیہ پر ۲۵ فیصد (یکساں شرح) ترقیاتی ٹیکس وصول کیا جائے گا۔ اور اس طرح صوبائی حکومت کی آمدنی میں مزید ایک کروڑ چھیالیس لاکھ روپے کا اضافہ ہوگا۔

صوبائی گورنر مسٹر اختر حسین نے کل صبح گورنر ہاؤس کے دربار ہال میں ایک پریس کانفرنس کو خطاب کرتے ہوئے حکومت مغربی پاکستان کا میزانیہ برائے ۶۰-۱۹۵۹ یکم جولائی ۱۹۵۹ء سے ۳۰ جون ۱۹۶۰ء تک پیش کیا۔ جس میں آمدنی کا تخمینہ ۷۷ کروڑ ۴۰ لاکھ روپے اور اخراجات کا تخمینہ ۷۲ کروڑ ۴۹ لاکھ روپے لگایا گیا ہے۔ اور اس طرح چار کروڑ ۹۱ لاکھ روپے کی بچت دکھائی گئی ہے۔ بچت کی یہ رقم ترقیاتی منصوبوں پر خرچ ہوگی — مسٹر اختر حسین نے اس پریس کانفرنس میں تقریباً ایک گھنٹہ تک میزانیہ کے بارے میں مختلف سوالات کے جواب دیئے:

مغربی پاکستان کا نیا میزانیہ

ایک نظر میں

آمدنی کا تخمینہ	—	۷۷ کروڑ ۴۰ لاکھ روپے
اخراجات	—	۷۲ " ۴۹ " "
بچت	—	۴ " ۹۱ " "
ترقیاتی منصوبوں پر مستقل اخراجات	—	۶۱ " ۹۴ " "

تعلیم پر اخراجات کا تخمینہ	—	۱۱ کروڑ ۹۶ لاکھ روپے
پولیس " " "	—	۷ " ۳۴ " "
زراعت " " "	—	۷ " ۵ " "
صحت " " "	—	۴ " ۴۳ " "
انتظامیہ " " "	—	۳ " ۲۷ " "
قبائلی علاقوں پر " "	—	۳ " ۹۸ " "

عراق کا نیا قومی پرچم

بغداد ۳۰ جون۔ عراق کا نیا قومی جھنڈا ۱۴ جولائی کو سارے ملک میں سرکاری طور پر لہرایا جائے گا۔ عراق میں خونریز انقلاب گزشتہ سال ۱۴ جولائی کو لایا گیا تھا۔ حکومت نے نئے جھنڈے کیلئے ایک خاص قانون بنایا ہے جس کی رو سے اسکا تقدس ...

مشرقی پاکستان کے بجٹ میں ایک لاکھ روپے کی بچت

آئندہ مالی سال میں دو نئے ٹیکس لگا دیئے جائیں گے

ڈھاکہ ۳۰ جون۔ مشرقی پاکستان کے گورنر مسٹر ذاکر حسین نے کل صبح ایک پریس کانفرنس میں ۶۰-۱۹۵۹ء کا بجٹ پیش کیا۔ انہوں نے اسے ایک متوازن بجٹ قرار دیا۔ جس میں ایک لاکھ روپے کی معمولی بچت دکھائی گئی ہے۔ صوبے کے نئے بجٹ میں آئندہ مالی سال کی آمدنی ۴۰ کروڑ ۸۵ لاکھ روپے دکھائی گئی ہے۔ اور خرچ کا اندازہ ۴۰ کروڑ ۸۴ لاکھ لگایا گیا ہے۔ نئے بجٹ میں دو نئے ٹیکس تجویز کئے گئے ہیں۔ گاڑیوں کی سٹامپ ڈیوٹی میں ایک فیصد اضافہ کر دیا گیا ہے اور سیلز ٹیکس پٹ سن کی نقل و حمل پر لگایا گیا ہے۔ توقع ہے کہ حکومت کو ان دونوں ٹیکسوں سے مجموعی طور پر ۶۵ لاکھ روپے کی آمدنی ہوگی۔

پاکستان کی طرف سے روسی الزام کی تردید

کراچی ۳۰ جون۔ وزارت خارجہ پاکستان کے ایک ترجمان نے روس کے ان الزامات کو بالکل غلط قرار دیا ہے کہ پاکستان سمیت معاہدہ بغداد کے ملکوں نے حال ہی میں جو ہوائی مشقیں کی تھیں ان میں حصہ لینے والے طیاروں نے روسی علاقوں پر تجاوز کیا تھا۔ ترجمان نے کہا کہ پاکستانی طیارے مشقوں کے دوران پاکستانی سرحدوں کے اندر رہے ہیں

ایڈیٹر:۔ روشن دین تنویر بی۔ اے ایل ایل بی

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر ...

روزنامہ الفضل ربوہ — مورخہ ۳۱ جون ۱۹۵۹ء

صوبائی اور فرقہ وارانہ تعصبات

صوبائی اور فرقہ وارانہ تعصب سے کسی ملک کو جو نقصان پہونچتا ہے ۔ وہ واضح ہے ۔ اپنے وطن بلوشہر اور گاؤں سے اور اپنے عقائد سے ہر ایک کو محبت ہوتی ہے ۔ اس میں کسی کو اعتراض کی گنجائش نہیں ۔ لیکن جب یہ محبت دوسروں کے حقوق میں دخل اندازی کے مترادف بن جاتی ہے ۔ خاصکر جب وہ لوگ جن کے ہاتھ میں ملک وقوم کا مشترکہ کام ہوتا ہے ۔ جب ان لوگوں میں صوبائی یا فرقہ وارانہ تعصب ظاہر ہوتا ہے ۔ تو اس سے ملک وقوم کو سخت نقصان پہونچنے کا اندیشہ پیدا ہو جاتا ہے ۔

خاصکر سرکاری دفاتر میں صوبائی یا عقائدی اختلافات کی بناء پر جو پارٹی بازی شروع ہو جاتی ہے ۔ وہ سرکاری کارکنوں کے فرائض میں سخت حائل ہو جاتی ہے ۔ اور محض ایک دوسرے کو زک دینے کے لئے بہت سا ملکی نقصان کر دیا جاتا ہے ۔ اس کے علاوہ اور بھی بہت سی برائیاں ان تعصبات کی وجہ سے دفاتر میں گھس آتی ہیں ۔ اور اکثر حقدار اپنے حقوق سے محروم کر دیئے جاتے ہیں ۔ اور غیر مستحق لوگ جنبہ داری کی وجہ سے ناجائز فائدہ اٹھا لیتے ہیں ۔

یہ امر باعث اطمینان ہے کہ حکومت مغربی پاکستان کے نئے چیف سکرٹری ... ... نے اپنا عہدہ سنبھالنے کے بعد مختلف محکموں کے سیکرٹریوں اور اعلیٰ افسروں سے خطاب کرتے ہوئے دفتروں کو اس نہایت خطرناک بیماری کی طرف بھی توجہ دلائی ہے ۔ اور کہا ہے کہ دفاتر کو صوبائی یا علاقائی اور فرقہ وارانہ تعصب سے بلند ہونا چاہیئے ۔

حقیقت یہ ہے کہ ہمارے ملک میں یہ کنبہ بیماری عام اندازوں سے بڑھ کر بلکہ بعض صورتوں میں نہایت خطرناک صورت اختیار کر چکی ہے ۔ یہ بیماری دراصل ایک زہریلا درخت ہے جس کی کئی ایک شاخیں ہیں ۔ کنبہ پروری بھی اسی زہریلے درخت کی ہی ایک نہایت زہریلی شاخ ہے ۔ اس میں کوئی شبہ نہیں کہ مہذب ممالک میں بھی یہ بیماری کسی نہ کسی حد تک موجود ہے ۔ اور بعض نہایت تلخ صورتیں ان ممالک میں بھی پائی جاتی ہیں ۔ مثلاً امریکہ اور جنوبی افریقہ اور اب کسی حد تک برطانیہ میں نسل ورنگ کا امتیاز بھی اسی زہریلے درخت کی ہی ایک شاخ ہے ۔ تاہم ان ممالک میں صوبائی اور فرقہ وارانہ تعصبات ایسا رنگ کم ہی اختیار کرتے ہیں ۔ جس سے ملک وقوم کو ٹھوس نقصان پہنچتا ہو ۔ ان ممالک کے لوگ ان تعصبات پر قومی اور ملکی مفاد کو قربان نہیں ہونے دیتے ۔ اگر وہ کوئی امتیاز ان تعصبات کی وجہ سے کرتے بھی ہیں تو قابلیت کارکردگی کو نظر انداز نہیں ہونے دیتے ۔ بعض دفاتر کی فضا ان تعصبات کی بناء پر پارٹی بازی سے مسموم کر دی گئی ہے ۔

بہر حال یہ بیماری خواہ کسی قوم یا ملک میں ہو ۔ اس قوم اور ملک کے لئے سخت نقصان رساں ہے ۔ اور ہمارے جیسے پسماندہ ملک کے لئے تو زہر قاتل کا حکم رکھتی ہے ۔ باوجود اس کے یہ افسوسناک ہے کہ یہیں یہ بیماری بکثرت موجود ہے ۔ اور اس بیماری سے نجات پانے کے لئے جتنی بھی کوشش کی جائے تھوڑی ہے ۔

انظر الی ما قال ...

ہمارے ملک میں اہل علم حضرات کے تعلق میں ایک یہ بیماری بھی بڑی خطرناک ہے کہ کسی علمی معاملہ پر بھی گفتگو کرتے وقت تلخ گوئی اور بدمزہ مذاق سے پرہیز نہیں کیا جاتا ۔ چنانچہ ذیل میں ایک طویل اقتباس جو ہم محض اخلاقی نقطۂ نظر سے قابل توجہ سمجھتے ہیں ۔ ایک ہفت روزہ معاصر کی تازہ اشاعت سے نقل کیا جاتا ہے ۔

"عید الاضحیٰ کے موقعہ پر امت میں جو قربانی ابتدا سے رائج ہے ۔ اس کی مخالفت کرنے والوں کا تذکرہ کرتے ہوئے کسی گزشتہ اشاعت میں لکھا گیا تھا کہ

"اس سے قربانی عید کے مخالفین کی صفوں سے بالعموم ابتدا ایک ریلوے گارڈ کے مراسلے سے ہوتی تھی ۔ جن کا گمان غالباً یہ تھا ۔ کہ جس طرح وہ ریل گاڑی چلانے کی اہلیت رکھتے ہیں ۔ اسی طرح انہیں اجتہاد اسلامی کا قافلہ سالار بننے کی صلاحیت بھی حاصل ہے اور جس طرح غلام احمد پرویز کلرکی کرتے کرتے قرآنی معارف کے مدعی بن بیٹھے ہیں ۔ اسی طرح وہ بھی ریلوے گارڈی کرتے کرتے اسلامی معاملات میں امامت کے حقدار ہو گئے ہیں ۔"

اس عبارت کو نقل کرنے کے بعد مولانا عبد الماجد دریا آبادی اپنے پرچے میں لکھتے ہیں :-

"پاکستان کی جماعت ... کے اکابر کا بھی نہ خالص ذاتیاتی اور تنقیصاتی انداز تحریر ہے ۔ جس نے وہاں جماعت کے خلاف دلوں میں اس قدر تلخی پیدا کر دی ہے کہ اس کا پورا اندازہ بھی ہندوستان کی جماعت ... نہیں کر سکتی ۔ انکار سنت کی تردید ضرور کیجئے ۔ اور قربانی کے مسئلے میں جماعت کا مسلک بھی بے شبہ صحیح ہے ۔ لیکن شخصیتوں کی تضحیک آخر دلیل کی کونسی قسم ہے ۔ پرانے قسم کے مولوی جو اپنے قلم کی خشونت کے لئے بدنام تھے کیا ان کے "تیر و نشتر" کچھ ان سے بڑھ کر ہوتے تھے ! ..."

اوپر کی عبارت میں شخصیت کی تضحیک کی کیا بات تھی ۔ کیا ریلوے گارڈ ہونا یا کلرکی کرنا کوئی ذلت کی بات ہے ۔ کیا مولانا گارڈ یا کلرک کو دریا آباد کے اسٹیشن پر دیکھ کر ہنستے ہنستے لوٹ پوٹ ہو جایا کرتے ہیں ۔ اس میں جس بات پر طنز ہے وہ یہ ہے کہ بعض لوگ علم دین کی ابجد سے بھی ناواقف ہوتے ہیں ۔ مگر نکل کھڑے ہوتے ہیں مجتہد بن کر ۔ غالب نے کیا خوب کہا ہے ۔ اور اسے کون شخصیتوں کی تضحیک کہہ سکتا ہے ۔

ہر بوالہوس نے حسن پرستی شعار کی
اب آبروئے شیوۂ اہل نظر گئی "

ہم نے اس اقتباس میں بعض دلآزار باتیں حذف کر دی ہیں ۔ کیونکہ ان کا اس مسئلہ کے اخلاقی پہلو سے کوئی تعلق نہیں ہے ۔ مولانا عبد الماجد صاحب کی خدمت میں تو ہم یہ عرض کرتے ہیں کہ سیکھ داؤ تو بیچئے جو کو سکھا ہئے

باقی رہی یہ بات کہ مولانا نے کیا زیادتی کی ہے ۔ جو معاصر کے لئے باعث رنج ہوئی ہے تو ہماری سمجھ کے مطابق مولانا نے بھی تقریباً وہی بات کہی ہے ۔ جو خود معاصر نے کہی ہے ۔ البتہ مولانا نے اس کے اخلاقی پہلو پر زور دیا ہے ۔ مولانا نے بھی یہی فرمایا ہے کہ جو کچھ معاصر نے ریلوے گارڈ یا کلرکی کے متعلق کہا ہے ۔ اس میں قطعاً کوئی مستحق پہلو نہیں ہے ۔ بلکہ محض شخصیتوں کی تضحیک ہے ۔ جو نہ تو مزاح میں داخل ہے ۔ اور نہ دلیل کی کوئی قسم ہے ۔ جس سے سوائے اس کے کہ مشار الیہم کے دلوں میں تلخی پیدا ہو اور کوئی نتیجہ نہیں نکل سکتا ۔

چاہیئے تو یہ تھا کہ معاصر مولانا کی بات کو اس پہلو سے لیتا اور آئندہ اپنی اصلاح کرتا ۔ مگر افسوس ہے کہ معاصر خود مولانا کے خلاف اور بھی طعن و تعریض پر اتر آیا ہے ۔ اور اپنے ایک غیر مستحسن فعل کی تائید میں اپنے اخبار کے دو سے زیادہ کالم سیاہ کر دیئے ہیں ۔

مولانا دریا آبادی نے اس طرف توجہ دلائی تھی ۔ کہ محض کسی پیشہ ورکی وجہ سے کسی شخص کو دینی علوم سے بے بہرہ سمجھ کر پھبتیاں اڑانا اچھی بات نہیں ہے ۔ اس سے باہم رنجش ہی پیدا ہو سکتی ہے ۔ اور نہ اس میں کوئی حقیقت ہے ۔ کہ ایک ریلوے گارڈ یا ایک کلرک دینی علوم میں ماہر نہیں ہو سکتا ۔ اور صرف وہی لوگ دینی معاملات میں بحث کر سکتے ہیں ۔ جنہوں نے کسی دینی مکتب یا مدرسہ میں زانوئے تلمذ طے کیا ہو اور ندوہ یا دیوبند یا اور کسی دار العلوم کی ڈگری اپنے نام کے ساتھ چسپاں کر رکھی ہو ۔ اگر اس دلیل کو صحیح مانا جائے ۔ کہ ایک ریلوے گارڈ یا کلرک یا کوئی اور پیشہ ور دینی علوم سے لازماً محض کورا ہوتا ہے ۔ تو بہت مشکل درپیش آ جائے گی ہمیں اسلامی تاریخ میں سے بہت سے چوٹی کے علمائے دین کا نام علمائے اسلام کی فہرست میں

(باقی صفحہ پر)

بیداری کی علامت

خدا تعالیٰ کے موعود خلیفہ ایدہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں :-

"اخبار ایک دلیل ہوتا ہے اس بات کی کہ قوم کے اندر کتنی بیداری ہے ۔ اور کتنا اضطراب ہے ۔ اور انقلاب کی کتنی خواہش ہے ۔ اگر کوئی قوم اخباروں کی طرف توجہ نہیں کرتی ۔ تو یقیناً وہ اپنی ترقی کی پوری طرح خواہش نہیں رکھتی ۔ پس میں جماعت کو توجہ دلاتا ہوں کہ وہ پورے زور سے الفضل کو پھیلانے کی کوشش کرے ۔"

(مینیجر الفضل ربوہ)

تفصیلِ شرائع میں قرآن کریم کی فضیلت

(رقم فرمودہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز)

(۲)

پھر اسلام نے لڑکیوں کی تعلیم پر زور دیا۔ جیسے فرمایا۔ جس کی دو لڑکیاں ہوں اور وہ ان کی اچھی تربیت کرے تو خدا تعالیٰ اس کے سارے گناہوں کو معاف کر دیتا ہے احادیث میں آتا ہے کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا کہ ایک غریب عورت میرے پاس آئی۔ اس کی دو لڑکیاں تھیں ایک لڑکی کو اس نے اپنی دائیں طرف بٹھایا اور دوسری لڑکی کو اس نے اپنی بائیں طرف بٹھایا اور کہا مجھے کچھ کھانے کے لئے دو۔ ہمارے گھر میں کوئی چیز موجود نہ تھی۔ میں نے تلاش کی تو ایک کھجور نکل آئی۔ میں وہ کھجور لے کر اس کے پاس آئی اور کہا اسوقت ہمارے گھر میں یہی ایک کھجور ہے یہ لے لو۔ اس عورت نے وہ کھجور اپنے منہ میں ڈالی اور اندازہ سے اسکے دو برابر حصے کئے اور پھر نصف کھجور ایک لڑکی کو دے دی اور نصف کھجور دوسری کو دی خود بھوکی رہی رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ ذکر سنا تو فرمایا۔ اگر کسی کی دو بیٹیاں ہوں اور وہ ان کی اچھی تربیت کرے اور ان کو تعلیم دلوائے۔ تو اللہ تعالیٰ اس پر جنت واجب کر دیتا ہے۔ دیکھو اسلام نے لڑکیوں کی تعلیم و تربیت پر کتنا زور دیا ہے۔ لڑکوں کو تو لوگ اس لئے تعلیم دلواتے ہیں کہ یہ بڑے ہو کر نوکریاں کریں گے۔ مگر عورتوں کے فرائض خدا تعالےٰ نے نوکریوں والے مقرر نہیں کئے۔ اگرچہ آج کل مسلمان لڑکیاں بھی نوکری کر لیتی ہیں۔ مگر اسلام نے عورت پر گھر کی ذمہ واریاں رکھی ہیں۔ اس لئے اس کی تعلیم کمائی میں ممد نہیں ہو سکتی۔ مگر اسکے باوجود اسلام نے عورتوں کی تعلیم پر زور دیا۔ اور یہ چیز دوسری کتابوں میں نہیں پائی جاتی۔

پھر بیوی کے حقوق ہیں۔ اسلام نے ان کی بھی تفصیلات بیان کی ہیں اور ہدایت دی ہے کہ بیوی کے ساتھ محبت اور پیار کا سلوک ہونا چاہیئے۔ بیوی سے محبت تو سب کرتے ہیں۔ بلکہ بعض لوگ اپنی بیویوں پر عاشق ہو کر مذہب کو بھی چھوڑ دیتے ہیں مگر سوال یہ ہے کہ ان کے مذہب نے ان کا کیا حق رکھا ہے محبت تو ایک فطرتی چیز ہے اور فطرت گمراہی کی طرف بھی لے جاتی ہے اور ہدایت کی طرف بھی لے جاتی ہے اصل سوال مذہب کا ہے۔ مگر دوسرے مذاہب نے بیوی کے کوئی حقوق مقرر نہیں کئے یہ حقوق صرف اسلام نے ہی مقرر کئے ہیں اسلام نے ہی یہ حکم دیا ہے۔ کہ بیوی کو مارو پیٹو نہیں۔ بلکہ اس کی دلجوئی کرو۔ پھر فرمایا اسکے کھانے پینے کی ذمہ واری تم پر ہے اب تک یورپ میں عام طور پر یہی دستور رہا ہے کہ بیوی کا مال خاوند کا ہوتا ہے اور وہ جس طرح چاہے اسے خرچ کر سکتا ہے۔ خواہ وہ اسے لٹا دے یا رکھ لے عورت کا اس میں کوئی اختیار نہیں ہوتا۔ مگر اسلام نے اسے یہ حق دیا ہے کہ وہ اپنی جائداد کی آپ مالک ہے۔ وہ جس طرح چاہے اسے خرچ کرے۔ اور جس کو چاہے دے۔ وہ خود اس کی ذمہ وار ہے لیکن مرد اس کا کفیل ہے۔ عورت کے پاس اگر لاکھ روپیہ ہو اور مرد کے پاس پانچ روپے ہوں تو مرد اسے پانچ روپوں میں سے ہی کھلائے گا۔ کیونکہ اس نے اس سے شادی کی ہے۔ اور اسے اپنی بیوی بنایا ہے وہ اس کی روٹی اور کپڑے کا آپ ذمہ وار ہے اس کا کوئی حق نہیں کہ وہ عورت سے اسکی رقم میں سے کچھ جبراً لے لے۔

پھر طلاق کا مسئلہ لے لو۔ اسلام نے اس پر کئی قسم کی پابندیاں لگا دی ہیں۔ تاکہ عورت کی حق تلفی نہ ہو۔ سزا کے متعلق ہدایت دی کہ اس میں احتیاط سے کام لو۔ اور ایسی سزا نہ دو جس کا بدن پر نشان پڑ جائے غرض اسلام نے جس تفصیل کے ساتھ ان حقوق کو بیان کیا ہے۔ اس کی مثال کسی اور کتاب میں نہیں پائی جاتی۔ رسول اکریم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں۔ تم میں سے بہتر وہ شخص ہے۔ جس کا معاملہ اپنی بیوی سے بہتر ہے۔

پھر اولاد کے متعلق احکام دئے ہیں پہلے یہ سمجھا جاتا تھا کہ اولاد باپ کا حق ہے۔ کیونکہ وہ اس کے نطفہ سے پیدا ہوئی ہے۔ اور یہ جائز سمجھا جاتا تھا۔ کہ اگر کوئی چاہے تو اپنی اولاد کو بیچ ڈالے چاہے تو اسے مار ڈالے۔ چنانچہ لڑکیوں کو مارنے کا بعض قبائل عرب میں رواج تھا۔ اسی طرح اولاد کو فروخت کر دینے کا بھی رواج تھا اسلام نے اس پر پابندی لگا دی اور کہا کہ اگر کوئی آزاد کو بیچے تو وہ واجب القتل ہے اور لڑکیوں کے متعلق سختی سے فرمایا کہ یہ نہ سمجھو کہ تم لڑکی کو مار دوگے تو پھر چھوڑ دئے جاؤ گے۔ بلکہ قیامت کے دن تم سے اسکے متعلق سوال کیا جائے گا۔ اور یہ نہیں دیکھا جائے گا۔ کہ وہ تمہاری لڑکی تھی۔ اور تمہارے نطفہ سے پیدا ہوئی تھی۔ وہ تمہاری لڑکی بعد میں بنی تھی پہلے ہماری بندی تھی۔ تمہیں کیا حق تھا کہ تم اسے مار ڈالتے فرمایا واذا الموءودۃ سئلت۔ (التکویر) تمہارا کوئی حق نہیں۔ کہ تم ان کو مار ڈالو۔ ہم نے اسے نسل انسانی کو جاری رکھنے کا ایک ذریعہ بنایا ہے۔ اگر تم لڑکیوں کو مار ڈالو گے۔ تو قیامت کے دن تم اسکے متعلق سوال کئے جاؤ گے۔ غرض وہ حقوق جو اسلام نے عورت کو دیئے ہیں۔ وہ پہلی کتابوں میں کہیں نظر نہیں آتے۔

پھر شہریت کے حقوق ہیں۔ جب انسان خاندان سے نکلتا ہے۔ تو شہریت کی طرف آتا ہے۔ شہریت میں سب سے مقدم اور سب سے پہلے ہمسائے ہیں۔ دیگر مذاہب میں بھی ہمسایوں کے متعلق تعلیم آتی ہے۔ مگر جس رنگ میں اسلام نے ہمسایہ کے حقوق کو بیان کیا ہے اس رنگ میں اور کسی مذہب نے بیان نہیں کیا۔ اسلام نے اس مسئلہ پر اتنا زور دیا ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں جبریل میرے پاس آیا۔ اور اس نے ہمسائے کے حقوق پر اتنا زور دیا کہ میں نے سمجھا وہ اسے وارث قرار دے دے گا۔ پھر اسلام نے ہمسائے کے حقوق کے متعلق تفصیلی احکام دئے ہیں۔ اور ان کا خیال رکھنے کی اس قدر تاکید کی ہے کہ حضرت عباس رضی اللہ عنہ کے متعلق آتا ہے کہ آپ جب گھر آتے تو پوچھتے کہ کیا ہمارے یہودی ہمسائے کو بھی کچھ دیا ہے؟ آپ کے ہمسایہ میں ایک یہودی رہتا تھا۔ آپ اس کا اتنا خیال رکھتے تھے کہ اس کو نظر انداز کرنا گناہ سمجھتے تھے۔

پھر شہریت کے حقوق کے ماتحت شہروں کی غذا اور ہوا اور پانی کا مسئلہ آتا ہے۔ اگر یہ تینوں چیزیں اچھی نہیں ہونگی تو لازماً لوگوں کی صحت خراب ہو جائیگی اسی لئے اسلام نے اس پر بڑا زور دیا ہے۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم دیا ہے کہ کھڑے پانی میں پیشاب نہ کرو۔ کھڑے پانی میں گندی چیزیں نہ ڈالو۔ یہ صاف بات ہے کہ جب پانی گندہ نہیں ہوگا۔ تو پانی کی کمی والے علاقوں میں لوگوں کی صحتیں نہیں بگڑیں گی۔ آج کل تو لوگ حفظان صحت کے اصول سے بہت حد تک واقف ہیں۔ مگر رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے یہ حکم آج سے ساڑھے تیرہ سو سال پہلے اس وقت دیا۔ جب لوگوں کو ان اصول کا کچھ بھی علم نہیں تھا۔ دیکھو یہ کتنی بڑی فضیلت ہے۔ جو اسلام کو دوسرے مذاہب پر حاصل ہے۔

پھر تنگ اور گنجان آبادی میں رہنے سے صحت گر جاتی ہے۔ اس کے متعلق بھی رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے حکم دیا کہ گلیاں اور سڑکیں کھلی ہونی چاہئیں تاکہ گندی ہوا سے لوگوں کی صحت پر برا اثر نہ پڑے۔ آپ نے اس زمانہ میں جب اونٹوں اور گھوڑوں کا رواج تھا۔ سڑکوں کے متعلق جو اصول مقرر فرمائے ان کے مطابق چھوٹی گلی کم سے کم آٹھ فٹ سے دس فٹ کی بنتی ہے۔ اور بڑی گلی کم سے کم پندرہ سے بیس فٹ کی جب اونٹ اور گھوڑے کے لئے اتنی بڑی سڑک کی ضرورت تھی۔ تو قیاس کیا جا سکتا ہے۔ کہ لاریوں اور موٹروں کے لئے اس سے تین گنا سڑک ہونی چاہیئے۔ اس صورت میں چھوٹی گلیاں کم سے کم ۲۴ سے ۳۰ فٹ کی بن جائیں گی اور بڑی گلیاں کم سے کم ۴۵ سے ۶۰ فٹ کی۔

پھر فرمایا جہاں لوگ اکٹھے ہوں وہاں گند نہیں پھینکنا چاہیئے۔ آپ نے فرمایا اگر مسجد میں کوئی شخص تھوک دے تو اس کا فرض ہے کہ وہ اسے وہاں سے اٹھائے اور دوسری جگہ جا کر دفن کرے اس سے ایک عام قانون نکل آیا کہ جہاں بھی اجتماع ہو وہاں کوئی گندی چیز نہیں پھینکنی چاہیئے۔

پھر راستوں کے متعلق فرمایا کہ راستوں پر کوئی ضرر رساں چیز پڑی ہوئی ہو تو اسکو اٹھانا نیکی اور ثواب کا کام ہے۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم خود راستوں سے کانٹے چن چن کر ایک طرف کر دیتے تھے۔ اسی طرح راستوں پر پاخانہ پھرنے کی آپ نے ممانعت فرمائی اور اسے اللہ تعالےٰ کی ناراضگی کو بھڑکانے والا فعل قرار دیا۔ یہ وہ زمانہ تھا جسے جاہلیت کا زمانہ کہتے ہیں۔ مگر آج لاہور۔ کوئٹہ۔ راولپنڈی۔ پشاور اور دوسرے بڑے بڑے شہروں کو دیکھ لو لوگ گھروں سے گند اٹھا کر دروازوں کے سامنے پھینک دیتے ہیں مگر رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے ناجائز ہی قرار نہیں دیا۔ بلکہ اس فعل کو قابل مواخذہ قرار دیا ہے۔ غرض پانی کے متعلق آپ نے حکم دیا کہ کھڑے پانی میں پیشاب کرو اور نہ

اس میں گند پھینکو۔ گلیاں کشادہ رکھنے کا اصول مقرر فرمایا۔ نجاست کو پھیلانے سے منع فرمایا اجتماع کی جگہ پر گند پھینکنے سے منع فرمایا۔ اجتماع کے مواقع پر جانے سے پہلے یہ ہدایت فرمائی کہ نہاؤ، دھوؤ اور خوشبو لگاؤ۔ تا جسموں اور سانسوں سے جو بدبو پیدا ہو جاتی ہے وہ خوشبو سے دور ہو جائے۔ بلکہ فرمایا کہ یہ پسندیدہ امر ہے کہ اجتماع سے پہلے اس جگہ پر خوشبو جلائی جائے تاکہ ہوا میں خوشبو پھیل جائے اور جرم فنا ہو جائیں۔ اسی طرح لوگوں کی بغلوں اور کپڑوں وغیرہ سے جو بو آتی ہے۔ وہ نہانے دھونے سے دور ہو جائے گی۔ اور جو باقی رہ جائے گی وہ عطر لگانے سے دور ہو جائے گی۔ دیکھو یہ کتنی بڑی حکیمانہ تعلیم ہے جو آپؐ نے دی اور اسی وجہ سے دی کہ کہیں لوگوں کی صحتیں خراب نہ ہو جائیں اور وہ بیمار ہو کر دنیا میں ترقی کرنے سے نہ رہ جائیں۔

پھر شہری حقوق میں یہ بھی داخل ہے کہ لین دین کے معاملات میں خرابی نہ ہو۔ ہم دیکھتے ہیں کہ اسلام نے اس حق کو بھی نظر انداز نہیں کیا۔ چنانچہ اسلام نے بھاؤ گو بڑھانے اور مہنگا سودا کرنے سے روکا ہے اسی طرح دوسروں کو نقصان پہنچانے اور انکی تجارت میں فیل کرنے کے لئے بھاؤ کو گرا دینے سے بھی منع فرمایا۔ ایک دفعہ مدینہ میں ایک شخص ایسے ریٹ پر انگور بیچ رہا تھا۔ جس ریٹ پر دوسرے دکاندار نہیں بیچ سکتے تھے حضرت عمرؓ پاس سے گزرے تو انہوں نے اس شخص کو ڈانٹا کیونکہ اس طرح باقی دکانداروں کو نقصان پہنچتا تھا۔ غرض اسلام نے سودا مہنگا کرنے سے بھی روک دیا۔ اور بھاؤ کو گرا دینے سے بھی روک دیا تاکہ نہ دکانداروں کو نقصان ہو اور نہ پبلک کو نقصان ہو۔

پھر اسلام نے وبا زدہ شہر سے دوسرے شہر میں جانے سے روک دیا۔ کیونکہ اس طرح وہاں بھی بیماری پھیل جاتی ہے۔ آج کل غلطی سے یہ سمجھ لیا گیا ہے۔ کہ بیماری والے شہر سے نکلنا منع ہے۔ حالانکہ وبا زدہ شہر سے نکلنا منع نہیں۔ بلکہ جائز ہے۔ اور صحابہؓ نے خود اس پر عمل کیا ہے جو چیز منع ہے وہ ایک شہر سے نکل کر دوسرے شہر میں جانا ہے جنگلوں میں پھیل جانے سے شریعت میں کہیں منع نہیں کیا گیا۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے بعد جب قیصر سے جنگ ہوئی جس میں حضرت ابوعبیدہ فوج کے کمانڈر تھے اس وقت لشکر میں طاعون پھیل گئی۔ اور بہت سے آدمی طاعون سے فوت ہو گئے آپؓ نے صحابہؓ سے مشورہ کیا اور مقامی لوگوں سے بھی پوچھا۔ مقامی لوگوں نے مشورہ دیا کہ ایسے مواقع پر شہروں سے نکل کر کھلے علاقوں میں چلے جانا چاہیئے۔ چنانچہ اکثر صحابہؓ نے اس کی تصدیق کی اور پہاڑوں پر چلے گئے لیکن ابوعبیدہؓ وہیں رہے۔ اور آخر بیماری سے شہید ہوئے۔ صحابہؓ نے اس وقت یہی استدلال کیا کہ اسلام کی تعلیم کے رُو سے وبا زدہ علاقوں سے نکل کر دوسرے شہروں میں جانا منع ہے تا دوسروں کو بیماری نہ لگ جائے جنگلوں میں جانا منع نہیں۔ یہ کتنا بڑا قانون ہے۔ جو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مقرر فرمایا۔ اس وقت متعدی امراض کی ابھی دریافت نہیں ہوئی تھی۔ ان امراض کی دریافت بہت دیر بعد ہوئی ہے۔ مگر آپ نے الٰہی نور اور فیوض قرآنیہ سے حصہ لے کر حکم دے دیا۔ کہ بیماری کے وقت ایک شہر سے دوسرے شہر میں بھاگ کر نہیں جانا چاہیئے۔ تاکہ وہاں بھی بیماری نہ پھیل جائے۔ ہاں میدانوں اور جنگلوں میں ادھر ادھر پھیل جانے کی ممانعت نہیں۔

پھر تعلیم کا انتظام ہے پہلے لوگ فرداً فرداً اپنی اولاد کو تعلیم دلواتے تھے۔ قومی طور پر تعلیم دلوانے کا حق صرف اسلام نے ہی تسلیم کیا ہے۔ بدر کے موقع پر رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے جنگی قیدیوں سے کہا کہ ہم تم سے کوئی معاوضہ نہیں لیتے تم مدینہ کے دس دس لڑکوں کو پڑھا دو اس کے بدلہ میں تمہیں رہا کر دیا جائے گا۔ ان قیدیوں نے دس دس لڑکوں کو پڑھایا اور پھر انہوں نے آگے پڑھایا پھر جوان سے پڑھے انہوں نے آگے پڑھایا۔ اس طرح ہر انصاری لکھنا پڑھنا سیکھ گیا۔ قیدی کا روپیہ قومی روپیہ ہوتا ہے اسی لئے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے قیدیوں سے تعلیم دلوا کر یہ ثابت کر دیا کہ قومی روپیہ قومی تعلیم پر خرچ ہو سکتا ہے۔ اور یہ کہ تعلیم دلانے کی ذمہ داری حکومت پر ہے۔

احباب محتاط رہیں!

میرا حقیقی بھائی مسمی محمود خاں ولد حاجی جمال خاں مالی منفعت اور دیگر دنیوی فوائد کی خاطر احباب جماعت کے سامنے بعض اوقات اپنے آپ کو احمدی ظاہر کرتا رہتا ہے۔ دوست مطلع رہیں کہ وہ احمدی نہیں ہیں۔ اس کا مقصد محض مالی نفع حاصل کرنا ہوتا ہے۔

(خاکسار عبد الواحد خان، احمدی معلم ہیرہ شرقی ضلع ڈیرہ غازی خان)

---

(۲) خاکسار عرصہ ایک سال سے بعض نامساعد حالات سے دوچار ہے۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالےٰ مشکلات دور فرمائے۔ آمین

(صوفی بشیر احمد کراچی)

غرباء کے لئے غلہ کا انتظام اور انصار اللہ کا فرض

سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کی تحریکات اپنے اندر ایک دوامی رنگ رکھتی ہیں۔ اور ان کی تعمیل جماعت کے لئے ہمیشہ موجب صد برکات رہی ہے۔ حضور ایدہ اللہ تعالےٰ کی ایسی تحریکات میں سے ایک تحریک ۲۲ مئی ۱۹۴۲ء کی ہے۔ حضور نے تحریک فرمائی کہ "جن لوگوں کے دلوں میں خدا تعالےٰ کا خوف ہے کوشش کریں اور غرباء کے لئے غلہ بطور چندہ دیں"۔ اس تحریک کی تفصیل بیان کرتے ہوئے حضور ایدہ اللہ نے ارشاد فرمایا:-

"دوستوں کو چاہیئے کہ وہ زکوٰۃ کے رنگ میں اپنے غلہ میں سے غرباء کے لئے غلہ نکالیں۔ زکوٰۃ چالیسویں حصہ کی ہوتی ہے۔ پس اگر کسی نے دس من غلہ پایا ہو تو اس میں سے دس سیر غلہ غرباء کے لئے نکالے۔ اور دس سیر غلہ کا بوجھ قطعاً ایسا نہیں جو کسی کے لئے ناقابل برداشت ہو۔ بلکہ میں تو سمجھتا ہوں کہ اگر عورتیں خشکے میں ہی احتیاط سے کام لیں تو دس سیر غلہ کی کمی وہ پورا کر سکتی ہیں۔ ہمارے ملک میں عورتیں خشکے پر بہت سا آٹا ضائع کر دیتی ہیں۔ پہلے آٹے کے پیڑے پر کافی خشکہ لگاتی ہیں پھر اس کو جھاڑتی ہیں۔ اور جب روٹی پک جاتی ہے تو ایک دفعہ پھر اس پر سے خشکہ جھاڑتی ہیں۔ اگر عورتیں خشکہ میں احتیاط سے کام لیں تو دس سیر غلہ کی کمی وہ آسانی سے پوری کر سکتی ہیں۔ لیکن فرض کرو اگر کوئی عورت خشکے میں یہ کمی نہیں نکال سکتی تو پھر بھی اس کے نتیجہ میں اگر کسی دن کوئی تکلیف پہنچ جائے تو اس میں کیا حرج ہے چالیسویں حصے کے حساب سے چالیس دنوں کے بعد ایک دن فاقہ آتا ہے اور یہ کوئی بڑی قربانی نہیں۔ اگر کوئی شخص انتالیس دن آپ روٹی کھاتا ہے۔ اور ایک دن اپنے غریب بھائی کو کھلا دیتا ہے۔ تو یہ ایک ادنیٰ سے ادنیٰ قربانی ہے جو وہ کر سکتا ہے"۔

(الفضل ۳۰ مئی ۱۹۴۲ء)

پھر فرمایا:-

"مومنوں کے متعلق قرآن کریم میں یہ بات بیان کی گئی ہے کہ وہ بھوک اور تنگی کے وقت غرباء کو اپنے نفس پر ترجیح دیتے ہیں۔ درحقیقت ایمان کے لحاظ سے یہی مقام ہے جس کے حاصل کرنے کی ہر مومن کو کوشش کرنی چاہیئے۔ مگر موجودہ زمانہ میں ہمیں وہ نمونہ دکھانے کا موقع نہیں ملا جو صحابہ نے مدینہ میں دکھایا ہے۔ اس لئے ہمیں کم از کم اس موقع پر غرباء کی مدد کر کے اپنے فرض کو ادا کرنا چاہیئے جو اسلام کی طرف سے ہم پر عاید کیا گیا ہے"۔

حضور ایدہ اللہ تعالےٰ نے جہاں قادیان کے غرباء کے لئے غلہ کی تحریک فرمائی وہاں یہ بھی فرمایا:-

"پھر میں باہر کی جماعتوں کو نصیحت کرتا ہوں کہ اگر مقامی طور پر ان جماعتوں میں غریب احمدی ہوں تو وہ ان کا بھی خیال رکھیں۔ صرف یہی نہیں کہ قادیان کے غرباء کا خیال رکھا جائے بلکہ ہر جگہ کے غرباء کا مقامی جماعتیں خیال رکھیں اور جو لوگ اپنے لئے غلہ جمع نہیں کر سکتے ان کے لئے کچھ حصہ اپنے غلہ میں سے الگ کر دیں تاکہ وہ ان ایام میں اطمینان کے ساتھ روٹی کھا سکیں"۔

امسال شعبہ خدمت خلق انصار اللہ مرکزیہ احباب کے سامنے حضور ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کی یہ تحریک رکھنے کی سعادت حاصل کر رہا ہے۔ جملہ مجالس انصار اللہ کو ان مقامات پر جہاں راشننگ نہیں، اپنے اراکین اور دیگر احباب جماعت کو تحریک کرنا چاہیئے کہ وہ ان ایام میں جب ہمارے آقا بیمار ہیں اس خدمت خلق کے کام کی طرف متوجہ ہوں کہ یہ خدا تعالےٰ کے فضل کو جذب کرنے کا ذریعہ ہوگا۔ چاہیئے کہ مجالس انصار اللہ امیر اور غریب کے درمیان واسطہ کا کام دیں اور ربوہ اور باہر ہر جگہ غرباء کے لئے گندم کا مناسب انتظام کریں۔ اور اپنی کارگزاری سے شعبہ ہذا کو مطلع فرمائیں۔ جزاکم اللہ احسن الجزاء

(قائد خدمت خلق انصار اللہ مرکزیہ ربوہ)

درخواست ہائے دعا

(۱) محترم پریذیڈنٹ صاحب جماعت احمدیہ شورکوٹ حکیم محمد ... صاحب جو کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے صحابی بھی ہیں مرض ہائی بلڈ پریشر میں چھ ماہ سے مبتلا ہیں بشدید قلق اور اضطراب کے ساتھ ضعف قلب کے دورے پڑتے ہیں۔ احباب صحت کاملہ وعاجلہ کیلئے دعا فرمائیں۔ (حکیم عبد الرحمن شورکوٹ ضلع جھنگ)

زمیندار احباب کیلئے

باغ کیلئے موزوں زمین کا انتخاب کیجئے

از مکرم شہادت احمد بشیر بی ایس سی (زراعت) پاکپتن

آج کل کے روشنی کے زمانے میں پھلدار باغات کی بہت اہمیت بڑھ گئی ہے۔ ان سے نہ صرف سیرگاہ کا لطف حاصل ہوتا ہے بلکہ آمدنی کا بھی نہایت معقول ذریعہ ہے۔ یہی وجہ ہے کہ محکمہ زراعت کی طرف سے باغات کے رقبہ جات کے بڑھانے کی طرف خاص طور سے زور دیا جاتا ہے باغبانی زراعت کی وہ شاخ ہے جس میں کھیتی باڑی کی نسبت کام ہلکا دھوپ سردی۔ گرمی وغیرہ سے بچاؤ اور منافع نہایت معقول اور حسب منشاء حاصل ہوتا ہے۔ ان ہی وجوہات کی بنا پر ہر خاص و عام کی توجہ باغات لگانے کی طرف ہے۔ ایک صاحب نے خواہش کی ہے کہ چونکہ باغ لگانے کے سلسلہ میں سب سے ضروری مرحلہ موزوں زمین کا انتخاب ہوتا ہے۔ لہذا انتخاب زمین کے متعلق روشنی ڈالی جاوے۔ باغات سے زیادہ سے زیادہ فائدہ حاصل کرنے کے لئے موزوں زمین اور اعلیٰ اقسام پودہ جات کے انتخاب ہی ہیں۔ زمین کے انتخاب کے سلسلہ میں مندرجہ ذیل امور کا خیال رکھیں (پودہ جات کے سلسلہ میں آئندہ لکھا جائیگا)

(۱) باغ لگانے کے لئے آب و ہوا زمین کی زرخیزی کی نسبت زیادہ فیصلہ کن امر ہے اس میں شک نہیں کہ کمزور زمین زرخیز زمین کا مقابلہ نہیں کر سکتی۔ لیکن اگر آب و ہوا۔ منڈی کی سہولتیں وغیرہ باغبانی کیلئے زیادہ موافق ہوں تو کمزور زمین کو سدراہ تصور نہ کیا جائے۔ کیونکہ بہت ساری کمزور زمینیں۔ کھاد ڈالنے اور گوارہ وغیرہ دبانے سے اچھی بنائی جا سکتی ہیں۔

۲۔ محض اوپر کی زمین سے یہ اندازہ نہیں لگا لینا چاہیئے کہ یہ زمین باغ لگانے کے لئے موزوں ہے۔ کون کہہ سکتا ہے کہ نچلی زمین کیسی ہے۔ لہذا پیشتر اس کے کہ باغ لگایا جائے نچلی زمین (Subsoil) کا کم از کم چھ فٹ تک معائنہ کر لینا چاہیئے اگر آٹھ فٹ کی گہرائی تک معائنہ کر کے ایسی زمین انتخاب کی جائے جس میں کسی قسم کا نقص نہ ہو تو انتخاب بہت درست ہوگا۔ اور ہمیشہ کے لئے فیض رساں۔

۳۔ اگر زمین کے امتحان یا معائنہ سے ظاہر ہو کہ اس میں بادیک پتھر۔ کنکر۔ موٹی ریت یا چکنی مٹی تہ یا سخت زمین سات آٹھ فٹ سے پہلے ہے۔ تو ایسی زمین کو فوراً رد کر دیں۔ یہ باغبانی کے قابل نہیں

۴۔ پانی مار زمین میں باغ بالکل نہ لگائیں پانی کی تہ کسی وقت بھی ۱۰ فٹ سے زیادہ نزدیک نہیں ہونی چاہیئے۔ اس امر کا پتہ لینے کے لئے کہ پانی کتنے فٹ پر واقع ہے۔ کسی قریبی کنوئیں کے پانی کی سطح سے لگایا جا سکتا ہے۔ ایسی زمین جس میں زیر زمین پانی کی تہہ کم و بیش ہوتی رہے۔ زیادہ خطرناک ہوتی ہے۔ لہذا ایسی زمین کے انتخاب سے احتراز لازمی ہے

۵۔ جو زمین عام فصلوں کے لئے کلراٹھی تصور کی جائے۔ پھلدار پودوں کے لئے بھی ویسی ہی تصور کرنی چاہیئے۔ سیاہ کلر بہ نسبت سفید کلر کے زیادہ مضر ہوتا ہے۔ کھجور کے درخت زیادہ کلر برداشت کر سکتے ہیں لیکن باٹی قسم کے درختوں کو کلر کی تھوڑی سی مقدار بھی نقصان دہ ہوتی ہے۔ واجب تو یہ ہے کہ باغ کیلئے عمدہ دومٹ قسم کی زمین جس میں کافی گہرائی تک کوئی نقص نہ ہو انتخاب کی جائے۔ بصورت دیگر ریتلی دومٹ یا چکنی دومٹ زمین استعمال میں لائی جائے۔ شور والی زمین میں باغ کبھی نہ لگائیں۔ ورنہ مایوسی ہوگی۔

۶۔ نشیب زمین بھی باغ کے لئے موزوں نہیں۔ بارش کے وقت اس میں بہت سا پانی جمع ہو جاتا ہے۔ جس سے زمین میں ہوا کا گذر نہیں ہوتا۔ کھٹاس پیدا ہو کر پودوں کی جڑوں کی نشوونما نہیں ہوتی اور پودہ مر جاتا ہے

۷۔ طغیانی والی زمین بھی باغ کے لئے ناقص سمجھی جاتی ہے

۸۔ جس زمین میں پانی کا نکاس نہ ہو وہ باغ کے لائق نہیں ہے۔ ایسی زمین میں بارش کے بعد پانی چھوٹے چھوٹے گڑھوں میں کھڑا رہتا ہے۔ اور کئی روز تک جذب نہیں ہوتا۔ ایسی زمین پر آدمی کے چلنے پھرنے سے مٹی جوتے کو چمٹ جاتی ہے۔

۹۔ شہروں اور قصبوں میں پھل بڑی بھاری مقدار میں فروخت ہوتا ہے۔ اس لئے باغ کے لئے زمین ایسی جگہ انتخاب کریں جہاں منڈی۔ شہر۔ ریلوے اسٹیشن یا کم از کم پکی سڑک قریب ہو۔ ایسی جگہوں پر پھل فوراً فروخت ہو سکے گا۔ اور منافع زیادہ ملے گا۔

۱۰۔ ماہرین فن نے متفرق پودہ جات کے لئے مندرجہ ذیل اقسام کی زمین موزوں خیال کی ہے:۔

(۱) آم۔ جامن اوسط درجہ کی زمین جو نہ ہی زیادہ رہی قسم سے ہو۔ اور نہ ہی محض ریتیلی۔ جس میں کافی گہرائی تک پانی پھر سکے۔

(۲) سنگترہ لیموں وغیرہ۔ کافی گہری اوسط درجہ کی ہلکی زرخیز زمین تدرے چونیوالی

(۳) لوکاٹ:۔ اچھی اوسط درجہ کی نمدار زمین جس میں پانی اچھی طرح پھر سکے۔

(۴) امرود:۔ گہری۔ ریتلی اوسط درجہ کی زمین

(۵) انگور:۔ ریتلی اوسط درجہ کی زمین۔ زیادہ زرخیز نہیں ہونی چاہیئے۔ ورنہ بیل زیادہ بڑھ جائے گی۔ اور پھل کم دے گی۔

(۶) انار:۔ گہری چونے والی زمین

(۷) کھجور:۔ ہر قسم کی زمین میں لگ سکتی ہے کلر کو بھی برداشت کر سکتی ہے۔

لاحول ولا قوۃ الا باللہ

کے معنے

حضرت عمرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلعم نے فرمایا۔ کہ مؤذن جو الفاظ کہتا ہے سننے والے کو ساتھ ساتھ وہ الفاظ کہنے چاہئیں۔ جب مؤذن اللہ اکبر کہے۔ تو سننے والا اللہ اکبر کہے۔ جب مؤذن اشہد ان لا الہ الا اللہ کہے تو سننے والا بھی یہی کہے جب مؤذن اشہد ان محمد رسول اللہ کہے۔ تو سننے والا بھی یہی کہے۔ جب حی علی الصلوٰۃ کہے۔ تو سننے والے کو لاحول ولا قوۃ الخ کہنا چاہیئے۔ اسی طرح حی علی الفلاح پر سننے والا لاحول قوۃ الخ پڑھے۔ اور جب مؤذن اللہ اکبر اللہ اکبر لا الہ الا اللہ کہے تو سننے والا بھی یہی کہے۔ آنحضرت فرماتے ہیں۔ اگر سننے والا پوری توجہ اور دل سے یہ کلمات کہیگا دخل الجنۃ۔ تو وہ جنت میں داخل ہو جائے گا۔ (مشکوٰۃ)

اس حدیث میں یہ درج ہے کہ حی علی الصلوٰۃ کہنے پر سننے والے کو لاحول ولا قوۃ الا باللہ کہنا چاہیئے۔ لاحول ولا قوۃ الخ کے کیا معنے ہیں۔ اور کس غرض سے لاحول پڑھا جاتا ہے۔ اس کے متعلق نظارت اصلاح و ارشاد کے دورہ میں ہم نے دیکھا ہے کہ بعض لوگ اس کا صحیح جواب نہیں دے سکے۔ سو واضح ہو۔ کہ لاحول ولا قوۃ الخ میں حول کے معنے پنجابی ہول کے نہیں ہیں۔ بلکہ حول کے معنے طاقت کے ہیں۔ لغت میں ہے الحول۔ القدرۃ والقوۃ علی التصرف یقال لاحول ولا قوۃ الا باللہ لاحرکۃ ولا قوۃ الا بمشیۃ اللہ (منجد) یعنی حول کے معنے قدرت اور قوت عمل کے ہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے حول بمعنی طاقت اپنے ایک عربی شعر میں استعمال کیا ہے فرماتے ہیں:۔

کیف الوصول الیٰ مدارج شکرہ
نثنی علیہ ولیس حول ثناء

یعنی ہم خدا کے مدارج شکر تک کیونکر پہونچ سکتے ہیں۔ ہم خدا کی ثناء اور تعریف تو کرتے ہیں۔ مگر ہمیں ثنا کی طاقت نہیں ہے۔ یعنی خدا کے مدارج شکر کو ہماری ثنا پہنچ نہیں سکتی۔ پس جاننا چاہیئے۔ کہ حی علی الصلوٰۃ کہنے پر سننے والے کو اسلامی ہدایت ہے کہ وہ کہے۔ لاحول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم۔ کہ اے خدا مؤذن تو ہمیں نماز کے لئے بلا رہا ہے اور ہم ایسے کاموں میں مصروف ہیں کہ نماز میں حاضری بڑی دوبھر ہوتی ہے۔ ان کاموں سے چھوٹنا اور ایسے پاکیزہ عمل میں جا کر لگنا دو قوتوں کو چاہتا ہے۔ اور ہم یہ دونو کام بجز اللہ بلند اور عظمت والے کی امداد کے نہیں کر سکتے۔

شارحین حدیث نے بھی لکھا ہے۔ قولہ لاحول ولا قوۃ الا باللہ ای لاحیلۃ فی الخلاص عن موانع الطاعۃ ولا حرکۃ علی ادائھا الا بتوفیقہ تعالیٰ (مشکوٰۃ باب الاذان ص۵۵ حاشیہ)

کہ لاحول ولا قوۃ الا باللہ الخ کے یہ معنی ہیں کہ اطاعت کے جو موانع ہیں۔ اُن سے چھوٹنے خلاصی پانے کے لئے کوئی حیلہ و تدبیر نہیں ہے۔ اور نہ نماز ایسے پاکیزہ عمل کی ادائیگی کے لئے کوئی حرکت اور طاقت استعمال ہو سکتی ہے۔ مگر اللہ تعالیٰ کی توفیق سے ایسا ہو سکتا ہے۔ جو شخص مؤذن کے نماز کی دعوت دینے پر یہ پاکیزہ کلمات استعمال کرے گا۔ وہ نماز سے کیونکر پیچھے رہ سکتا ہے، فافہم

(قمر الدین مولوی فاضل)

اعانت الفضل

مکرم چوہدری سردار خاں صاحب ڈپٹی اسسٹنٹ ڈائریکٹر آرڈیننس فیکٹریز کے لڑکے مکرم چوہدری اعجاز خان صاحب نے امسال پرویژنل بی ایس سی اینل ہسبینڈری امتحان میں ۵۵ نمبر حاصل کر کے پنجاب یونیورسٹی میں دوم پوزیشن حاصل کی ہے۔ احباب دعا فرمائیں کہ عزیز کو اللہ تعالیٰ دینی و دنیاوی ترقیات عطا فرمائے۔ اس خوشی میں مکرم سردار خاں صاحب نے مبلغ ۵/ روپے بطور اعانت الفضل ارسال فرمائے جزاکم اللہ۔ (مینیجر الفضل)

اڑیسہ کانفرنس کے موقعہ پر

حضرت مرزا بشیر احمد صاحب اور حضرت مرزا عزیز احمد صاحب کے پیغامات

مورخہ ۲۴ و ۲۵ مئی کو سونگھڑہ میں ساتویں آل اڑیسہ احمدیہ کانفرنس کے موقعہ پر حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی و محترم جناب مرزا عزیز احمد صاحب ناظر اعلیٰ صدر انجمن احمدیہ ربوہ کی طرف سے حسب ذیل پیغامات احباب جماعت کے نام پڑھے گئے۔

حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی ربوہ کا پیغام

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ۔ نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم
وعلیٰ عبدہ المسیح الموعود

محترمی مولوی فضل الرحمٰن صاحب پریذیڈنٹ امیر انجمن احمدیہ اڑیسہ۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

آپ کا خط موصول ہوا۔ اللہ تعالیٰ مجوزہ کانفرنس موضع سونگھڑہ کو اپنے فضل و کرم سے کامیاب کرے اور بہتر ثمرات حسنہ بنائے۔ میرا پیغام یہ ہے کہ یہ ایک خاص زمانہ ہے جیسا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا ہے ؎

اک زمانہ کے بعد پھر آئی ہے یہ ٹھنڈی ہوا۔ پھر خدا جانے کب آئیں یہ دن اور یہ بہار

پس ؎

بکوشید اے جواناں تا بدیں قوت شود پیدا ۔ بہار و رونق اندر روضۂ ملت شود پیدا

اسلام اور احمدیت کی تبلیغ میں مصروف رہیں اور اپنا نمونہ اسلام اور احمدیت کے مطابق بنائیں یہی کامیابی کا راز ہے۔ اللہ تعالیٰ آپ کے ساتھ ہو۔ فقط والسلام

(خاکسار مرزا بشیر احمد)

صاحبزادہ مرزا عزیز احمد صاحب ربوہ کا پیغام

احباب کرام! السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔

اللہ تعالیٰ آپ کی کانفرنس کو اپنے خاص فضل و کرم سے غیر معمولی کامیابی عطا فرمائے۔ آپ جانتے ہیں کہ جماعت احمدیہ کے قیام کی غرض ہے کہ تمام دنیا کو اللہ تعالیٰ کی توحید کا پیغام پہنچایا جائے۔ اس زمانہ میں خدا تعالیٰ کا یہ ارادہ ہے اور یہ اس کا آسمانی فیصلہ ہے کہ دنیا اس کے پیغام کو ایک نہ ایک دن ضرور قبول کرے۔ خدا تعالیٰ پیاسی دنیا کو اس پیغام کے قبول کے لئے تیار کر رہا ہے۔ بے شک دنیا میں خدا تعالیٰ کی محبت قائم نہ ہو اور وہ اس کے آستانہ پر جھک نہ جائے اور اس کے عشق میں سرشار نہ ہو۔ ہم اپنے فرض سے سبکدوش نہیں ہو سکتے۔ کیونکہ ہم نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بیعت اس اقرار پر کی ہے کہ ہم دین کو دنیا پر مقدم رکھیں گے۔

ہندوستان کی جماعتیں گو چھوٹی اور تعداد و وسائل کے لحاظ سے کمزور ہیں۔ لیکن ان کے لئے مایوسی کی کوئی وجہ نہیں۔ اللہ تعالیٰ کا ازلی ارادہ ان کی تائید اور نصرت پر ہے۔ وہ قادر مطلق جو چاہتا ہے کرتا ہے۔ اس کے آگے کوئی بات انہونی نہیں۔ جب اس نے یہ ارادہ کیا ہے کہ سچائی دنیا میں پھیلے تو کوئی طاقت اس ارادہ کے نفاذ میں حائل نہیں ہو سکتی۔ ہمیں تو اللہ تعالیٰ نے توحید کی خاطر اپنا پیغام پہنچانے کے لئے کھڑا کر رکھا ہے۔ اس لئے گو ہم کتنے کمزور ہوں ہمارے لئے مایوسی کی کوئی وجہ نہیں۔ کیونکہ خدا تعالیٰ کمزوروں کے ذریعہ اپنی قدرت نمائی کر کے دنیا کو معجزہ دکھانا چاہتا ہے۔ ہمارا فرض صرف یہ ہے کہ ہم اللہ تعالیٰ پر توکل اور بھروسہ کرتے ہوئے ایسی تدابیر سوچیں جس سے یہ پیغام ساری دنیا میں پہنچ جائے کہ خدا ایک ہے اس کا کوئی شریک نہیں وہ سب طاقتوں کا مالک ہے وہی ہمارا خالق و رازق ہے۔ مرنے کے بعد ہم اسی کے سامنے جواب دہی کے لئے پیش ہوں گے اور وہ ہم سے ہماری نیت اور اعمال کے مطابق سلوک کرے گا۔ ومن یتوکل علی اللہ فھو حسبہ۔ جو شخص خدا پر بھروسہ کرتا ہے اللہ تعالیٰ اس کے لئے کافی ہوتا ہے۔ وہ اس کے کاموں میں برکت ڈالتا ہے اور تائید اور نصرت کے لئے غیر معمولی قدرت کا اظہار کرتا ہے۔

برادران! ہندوستان ایک وسیع ملک ہے اور آپ لوگوں کے سامنے مختلف اقوام میں توحید کا پیغام پہنچانے کے لئے وسیع میدان موجود ہے۔ اپنی کمزوریوں کو خاطر میں نہ لاتے ہوئے اللہ تعالیٰ کی تائید و نصرت پر بھروسہ کر کے آپ اس کانفرنس میں ایسی تدابیر سوچیں جس سے آپ کے علاقہ میں اسلام کی تبلیغ کا راستہ وسیع سے وسیع تر ہو سکے۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی شان میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے یحیی الدین (م) و یقیم الشریعۃ۔ مسیح موعودؑ دین کو زندہ کرے گا اور شریعت کو قائم کرے گا۔ اس وعدہ الٰہی پر یقین رکھتے ہوئے اور ملکی قوانین کی پابندی کرتے ہوئے محبت ہمدردی۔ اخلاق حسنہ اور اپنے نیک نمونہ سے خدا تعالیٰ کا پیغام اپنے ملکی بھائیوں کو پہنچانے میں کوئی دریغ نہ کریں۔ خواہ وہ مسلمان ہوں یا ہندو۔ سچائی وہ خزانہ ہے جس سے حصہ پانا ہر فرد بشر کا حق ہے۔ جسے خدا تعالیٰ نے خاص اپنی عبادت کے لئے پیدا کیا ہے۔ اللہ تعالیٰ آپ کے ساتھ ہو اور آپ کے کاموں اور تدابیر میں برکت ڈالے۔

(دستخط: مرزا عزیز احمد ناظر اعلیٰ صدر انجمن احمدیہ پاکستان)

ممالک بیرون میں خدمت دین کے خواہشمند احباب توجہ فرمائیں

جو احباب خدمت دین کا شوق رکھتے ہیں۔ لیکن بعض مجبوریوں کی وجہ سے ہمیشہ کے لئے زندگی وقف نہیں کر سکتے۔ وکالت تبشیر ایسے احباب کو بھی خدمت دین کا موقعہ بہم پہنچانے کی تجویز پر غور کر رہی ہے۔ پس ایسے احباب جو انگریزی تحریر و تقریر میں مہارت رکھنے کے ساتھ کسی دنیوی فن (مثلاً ڈاکٹری یا صنعت و حرفت) کے ماہر ہوں۔ نیز دینی معلومات کی وسعت اور تبلیغ کا شوق رکھتے ہوں۔ اور بیرونی ممالک میں تبلیغ کے لئے ایک معین عرصہ وقف کرنے کے لئے تیار ہوں۔ وہ اپنی درخواستیں مندرجہ ذیل کوائف کے ساتھ اپنے حلقہ کے امیر یا پریذیڈنٹ کی سفارش کے ساتھ وکالت تبشیر میں بھجوا دیں۔ نام۔ ولدیت عمر۔ صحت۔ سن بیعت اور مکمل پتہ۔ (وکیل التبشیر۔ ربوہ)

دعائے مغفرت

(۱) میری والدہ محترمہ مائی عمدہ بیگم صاحبہ مورخہ ۱۸ جون بروز جمعرات بوقت تقریباً ساڑھے چھ بجے شام بمقام چک ۲-۵۲ اوکاڑہ ضلع منٹگمری وفات پا گئیں انا للہ وانا الیہ راجعون

ان کی نعش بذریعہ ٹیکسی ربوہ پہنچائی گئی۔ جہاں پر بعد نماز جمعہ مکرم مولوی جلال الدین صاحب شمس نے نماز جنازہ ادا کی اور مرحومہ کو بہشتی مقبرہ میں دفن کیا گیا۔ مرحومہ کا اصل وطن گل پشنگر ضلع ہوشیارپور تھا انہوں نے بذریعہ خط حضرت مسیح علیہ السلام کے وقت میں بیعت کی تھی۔ پھر حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کے عہد خلافت میں ہجرت کر کے قادیان سکونت پذیر ہوئیں اور حضرت ایدہ الودود کی دستی بیعت بھی کی۔ مرحومہ سلسلہ اور خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے بے حد محبت رکھتی تھیں۔ خصوصاً حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ حضرت اماں جانؓ۔ اور آپا سارہ مرحومہؓ سے بہت عقیدت رکھتی تھیں۔ صوم و صلوٰۃ کی پابند تھیں اور اپنی اولاد کو اس کی تلقین کرتی رہتی تھیں۔ مرحومہ بہت ہی خوش طبع۔ مہمان نواز اور غمخوار تھیں۔ پاکستان میں ہجرت کے بعد قادیان اور نئے مرکز ربوہ سے جدائی کو بہت محسوس کرتی رہتی تھیں۔ اور اکثر قادیان کی یاد میں آنکھیں پر نم ہو جاتی تھیں اور ان کی واپسی کے لئے دعا کیا کرتی تھیں۔ احباب جماعت سے التماس ہے۔ کہ مرحومہ کی مغفرت اور بلندی درجات کے لئے دعا فرمائیں۔ (نثار احمد از سیالکوٹ چھاؤنی)

(۲) میرے ماموں جان ڈاکٹر چوہدری کوکب ابوانی صاحب ابن چوہدری محمد اسمٰعیل صاحب دارالرحمت قادیان ۱۰ تاریخ کو حرکت قلب بند ہو جانے سے اپنے مولا حقیقی سے جا ملے ہیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ احباب دعا فرمائیں کہ خدا تعالیٰ مرحوم کو جنت الفردوس میں اعلیٰ جگہ دے۔ اور پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ آمین (شمسی ۲ ڈل سٹریٹ نولکھا لاہور)

درخواستہائے دعا

(۱) میرے والد حکیم سید پیر احمد شاہ صاحب (ہوشیارپوری) تقریباً ایک ہفتہ سے بعارضہ ٹائیفائڈ بیمار ہیں۔ بزرگان سلسلہ دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے قبلہ والد صاحب کو جلد از جلد کلی صحت اور دراز عمر عطا فرمائے۔ آمین۔ (ایس۔ شفیق بخاری سیالکوٹ)

(۲) چند دن سے خاکسار کو چند ایک نہایت تکلیف دہ زخم ہو گئے ہیں۔ جنہیں کسی دوائی سے فائدہ نہیں ہو رہا۔ نیز خاکسار کے ایک لڑکے نے ادیب فاضل کا اور دوسرے نے ایف۔ اے۔ بی فرسٹ کا امتحان دیا ہوا ہے۔ احباب کی خدمت میں دعا کی درخواست ہے۔ (محمد حسین خان ضلع دار پنشنر شاہ جیونہ ضلع جھنگ)

لیڈر (بقیہ صفحہ اول)

سے خارج کرنا پڑے گا۔ سب سے پہلے تو شاید حضرت امام ابو حنیفہ علیہ الرحمۃ سے ہی ہاتھ دھونا پڑے۔ اور تمام اسلامی دنیا جو آپ کو امام اعظم سمجھتی ہے اس سے نمٹنے کے لئے یہ دلیل پیش کرنی پڑے کہ ایک کپڑے کا تاجر فقہ اسلامی کا علم رکھ سکتا ہے؟ اور پھر حضرت امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ کو خیرباد کہنا پڑے گا کہ آپ کا نام ہی شاید آپ کے پیشہ پر دلالت کرتا ہے۔

اس تمام گفتگو سے جو اخلاقی سبق حاصل ہوتا ہے وہ یہ ہے کہ ایسے معاملہ میں ہمیں انظر الی ما قال ولا تنظر الی من قال پر عمل کرنا چاہیئے۔ اور محض شوخی تحریر میں گم نہیں ہو جانا چاہیئے۔ اور احتیاط کرنی چاہیئے کہ ایسے ریمارکس نہ دئے جائیں جو بقول مولانا مذکور محض "شخصیتوں کی تضحیک" کے حامل ہوں۔ ایسی طرز تحریر سے خاص کر ان دوستوں سے ضرور بچنا چاہیئے۔ جو اسلامی اخلاق کے تجدید و احیاء کا دعوے لیکر کھڑے ہوئے ہوں کیونکہ اس سے خود ان کے مشن کو دھکا لگنے کا احتمال ہے۔ جیسا کہ موجودہ صورت میں مولانا عبدالماجد صاحب دریابادی نے اشارہ کیا ہے۔

ملک میں علمی فضا کو تکدر و تعفن سے پاک رکھنے کے لئے ضرورت ہے کہ اپنی تحریروں اور تقریروں کو لفظی بازی گری سے پاک رکھنے کی کوشش کی جائے۔ کیونکہ ایسی ہی ذرا ذرا سی بے احتیاطی آخر مغلظات کی بارشش تک پہونچ جاتی ہے۔ جس کا اثر لازماً ملکی مفاد پر برا پڑتا ہے۔ آخر میں ہم مولانا دریابادی کے ممنون ہیں۔ کہ انہوں نے اپنے مؤثر انداز میں اس برائی کی نشاندہی فرمائی ہے جس سے ہم فائدہ اٹھا کر علمی مباحث کو ترقی اور میں میں کی آلودگی سے محفوظ کر سکتے ہیں۔ ہمیں یقین ہے کہ معاصر ہماری ان باتوں کو نیک نیتی پر محمول کرے گا۔ اور آئندہ ایسے طرز کلام سے حتی الوسع پرہیز برتے گا۔ ہمیں دلیل کا جواب دلیل سے دینے کی عادت ڈالنی چاہیئے۔ متکلم کی شخصیت یا ذات کو ہدف طعن و تعریض نہیں بنانا چاہیئے

مشرقی پاکستان میں خوراک کی حالت

ڈھاکہ ۲۹ جون۔ مسٹر حفیظ الرحمٰن وزیر خوراک و زراعت پاکستان نے ایک بیان میں کہا ہے کہ مشرقی پاکستان میں خوراک کی حالت پر پوری طرح قابو ہے۔ حکومت نے خوراک کی کافی مقدار ذخیرہ کر رکھی ہے۔ جس کا اندازہ ساڑھے تین لاکھ ٹن ہے۔ اتنے بڑے ذخیرے کی موجودگی میں چاول کے نرخ بڑھ جانے کا کوئی امکان نہیں۔ بہرحال سماج دشمن عناصر کی سرگرمیوں پر کڑی نظر رکھی جائے گی۔ تاکہ وہ عوام کے لئے مصیبت کا باعث نہ بن سکیں۔

★ کولمبو ۲۹ جون۔ آج بندرگاہ کولمبو کی ہڑتال کا چوتھا دن ہے اور آج بھی فوج سامان خورد و نوش اتارنے میں مصروف رہی۔ لنکا کے سنٹرل بنک کی ہڑتال کا خاتمہ ہو گیا ہے کیونکہ ملازموں اور انتظامیہ میں مفاہمت ہو گئی ہے۔

پاکستان کی کرنسی میں استحکام پیدا ہو گیا ہے

نئی صنعتوں کیلئے ترجیحات متعین کرنے کا کام شروع کر دیا گیا

لاہور ۲۹ جون مغربی جرمنی کے وفد کے لیڈر مسٹر لوکے نے ایک بیان میں کہا کہ مغربی جرمنی کی طرف سے پاکستان کو جو امداد دی جانے والی ہے۔ اس سے زیادہ سیمنٹ پیدا کرنے، سوئی گیس سے زیادہ فائدہ اٹھانے۔ سوات کے لوہے کی کانوں سے استفادہ کرنے اور کیمیائی اشیاء کی زیادہ تعداد تیار کرنے میں مدد ملے گی۔

آپ نے کہا کہ میرے وفد کا مقصد یہ معلوم کرنا ہے کہ جرمنی کے قرضے سے جو صنعتیں شروع کی جانے والی ہیں۔ ان میں سے کون سی صنعتوں کو ترجیح ملنی چاہیئے

آپ نے کہا کہ پاکستان میں نئی حکومت کے قیام کے بعد اس ملک نے اقتصادی اعتبار سے قابل ستائش ترقی کی ہے۔ آپ نے کہا میں پہلے بھی ایک دفعہ پاکستان آیا تھا۔ لیکن میں نے اس وقت کے پاکستان اور موجودہ پاکستان میں بڑا فرق محسوس کیا ہے۔

آپ نے کہا کہ اب پاکستانی کرنسی مستحکم ہو چکی ہے اور غیر ملکی منڈیوں میں اس کی غیر سرکاری شرح تبادلہ بھی بہتر ہو گئی ہے

آپ نے اپنے اس دعویٰ کے ثبوت میں اعداد و شمار پیش کئے اور بتایا کہ پاکستان آتے ہوئے مختلف ہوائی اڈوں پر پاکستانی کرنسی کی شرح مبادلہ کتنی ہے آپ نے کہا کہ نئی حکومت نے نہ صرف ملک کے اندرونی حصوں بلکہ ملک سے باہر بھی اعتماد پیدا کر دیا ہے۔ جس کی وجہ سے پاکستانی کرنسی کی قیمت بڑھ گئی ہے۔ اور چونکہ ملک میں سیاسی استحکام محسوس ہو رہا ہے لہذا سرمایہ لگانے میں غیر ملکی سرمایہ کاروں کی کی حوصلہ افزائی ہو رہی ہے۔

آپ نے کہا کہ سیمنٹ کی صنعت کی توسیع و ترقی کو پوری اہمیت دی جائے گی اس کے ساتھ ہی سوئی گیس کے منصوبوں کی توسیع کے امکانات کو بھی ذہن میں رکھنا چاہیئے۔ تاکہ کیمیائی صنعتوں کو ترقی دی جا سکے۔ سوئی گیس سے ایتھرل نامی کیمیائی مادہ پیدا کیا جا سکتا ہے۔ جو پلاسٹک تیار کرنے میں کام آتا ہے۔ اسی طرح اس سے بعض دوسری کیمیاوی اشیاء بھی تیار کی جا سکتی ہیں۔ مسٹر لوکے نے کہا کہ سوات اور چترال میں خام لوہے کی دھات کے جو ذخیرے ملے ہیں ان سے استفادہ کرنے کے معاملے کو بھی ترجیح ملنی چاہیئے۔ چنانچہ .... میں کل سوات اور چترال کے علاقوں پر پرواز کرنے والا ہوں تاکہ یہ معلوم کر سکوں کہ ان علاقوں کے مواصلات کی اصلاح کے لئے کیا کچھ کیا جا سکتا ہے۔

آپ نے کہا کہ جب تک ان علاقوں کی سڑکوں کو بہتر نہیں بنایا جائے گا اور جب تک نقل و حمل کے وسائل فراہم نہیں کئے جائیں گے ان کانوں سے فائدہ اٹھانا ناممکن رہے گا۔

مسٹر لوکے نے ایک سوال کے جواب میں کہا کہ ایک سرکلر ریلوے کے ذریعہ کراچی شہر کو مہاجرین اور مزدوروں کی نئی بستیوں سے ملا دینا بڑا مفید رہے گا۔ اور یہ سارا منصوبہ ایک سال تک پایہ تکمیل تک پہنچایا جا سکتا ہے۔ آپ نے کہا یہ مقصد اقتصادی لحاظ سے اس وقت زیادہ مفید ثابت ہو گا۔ جب کورنگی کا قصبہ ایک صنعتی شہر بن جائے گا۔ اور کراچی اور کورنگی کے درمیان حمل و نقل کے وسائل اہمیت حاصل کریں گے۔ جرمن وفد کے لیڈر نے اس خیال کا اظہار کیا کہ کراچی کے ارد گرد بجلی سے چلنے والی ٹرینوں کا انتظام اقتصادی لحاظ سے منفعت بخش ثابت نہیں ہو گا۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ نواحی علاقوں کے باشندے صبح کراچی جایا کریں گے اور شام کو کراچی سے واپس آیا کریں گے باقی سارا دن ان ٹرینوں کے لئے کوئی کام نہیں ہو گا۔ آپ نے کہا کراچی اور اس کی نوحی آبادیات کے درمیان ڈیزل ریلوے انجن چلنے چاہئیں جن میں ایندھن سوئی گیس استعمال ہو۔ آپ نے کہا مصلحت کا تقاضا بھی یہی ہے کہ کراچی کے ریلوے سسٹم کو ترقی دیتے وقت سوئی گیس کے استعمال کا خیال رکھا جائے۔ آپ نے کہا کہ یہ ٹرینیں صبح اور شام مسافروں کو ان کی منزل مقصود تک پہنچایا کریں گی لیکن سارا دن مصنوعات اور سامان لے جایا کریں گی۔

مسٹر لوکے نے ایک سوال کے جواب میں کہا کہ مغربی جرمنی کی طرف سے پاکستان کو ستر کروڑ مارک کا جو قرضہ دیا گیا ہے۔ اس میں سے پانچ کروڑ مارک حکومت کی طرف سے اور باقی ماندہ غیر سرکاری بنک کی طرف سے فراہم کیا گیا ہے۔ (ص م)

۴ آپ نے کہا کہ دونوں حکومتیں یہ چاہتی ہیں کہ اس فنڈ کو جلد استعمال کیا جائے تاکہ پاکستان کو خواہ مخواہ سود ادا نہ کرنا پڑے اسی خیال کے پیش نظر حکومت مغربی جرمنی نے لیفٹنٹ جنرل محمد اعظم خاں وزیر بحالیات پاکستان کی واپسی کے فوراً بعد پاکستان کے لئے وفد بھیجنا مناسب خیال کیا ہے۔

آپ نے ایک اور سوال کے جواب میں کہا کہ مغربی جرمنی کے بنک کار پاکستان میں سرمایہ لگانے سے دریغ نہیں کریں گے۔ کیونکہ اب انہیں یقین ہو گیا ہے کہ اس ملک میں لگایا ہوا سرمایہ محفوظ رہے گا۔

مزید قرضے

مسٹر لوکے نے کہا کہ اس وقت مغربی جرمنی کی طرف سے پاکستان کو جو قرضہ دیا گیا ہے۔ اس کے استعمال کے بعد پاکستان کو مزید قرضے بھی دئے جائیں گے۔ آپ نے جنرل محمد اعظم خاں کے دورہ مغربی جرمنی پر تبصرہ کرتے ہوئے کہا کہ اس دورے کی وجہ سے دونوں حکومتوں کے درمیان خیرسگالی کے جذبات پیدا ہو گئے ہیں اس کے علاوہ میرے ملک کے بنک کار حلقوں میں پاکستان کے بارے میں بہتر اقتصادی خیالات پیدا ہو گئے ہیں۔ آپ نے کہا کہ میرے ملک کے بنک کاروں نے جنرل محمد اعظم خاں سے جو تفصیلی بات چیت کی تھی اس میں وزیر بحالیات پاکستان نے انہیں قائل کر دیا تھا کہ پاکستان میں لگایا ہوا غیر ملکی سرمایہ ۴۴

۴۴ بالکل محفوظ رہے گا۔ کل صبح جرمن وفد کے ارکان عازم مری ہو گئے تاکہ گورنر سے تبادلہ خیالات کر سکیں۔ وہ تین جولائی کو کراچی پہونچ کر مرکزی حکومت کے افسروں سے مزید بات چیت کریں گے۔ معلوم ہوا ہے کہ مسٹر لوکے جولائی کے دوسرے ہفتے جنرل اعظم خاں کی معیت میں کوئٹہ جائیں گے۔ اس کے بعد وہ مشرقی پاکستان بھی جائیں گے۔

ادائیگی زکوٰۃ اموال کو بڑھاتی ہے اور تزکیۂ نفوس کرتی ہے

یونیورسٹیوں کو سماجی و اقتصادی تقاضوں کی تکمیل کے لئے کام کرنا چاہیئے

پنجاب یونیورسٹی سینیٹ کے افتتاحی اجلاس کیلئے گورنر کا پیغام

(لاہور ۳۰ جون) مسٹر اختر حسین گورنر مغربی پاکستان نے کہا ہے کہ ہماری یونیورسٹیوں کو ملک کے سماجی اور اقتصادی تقاضوں کی تکمیل کے لئے کام کرنا چاہیئے۔ اور ان کی سرگرمیوں کو عالمی اخوت، معاشرتی انصاف اور یکساں مواقع پر مبنی پاکستان کے اسلامی نظریات سے ہم آہنگ ہونا چاہیئے۔

گورنر مغربی پاکستان نے پنجاب یونیورسٹی کی سینیٹ کے امروزہ اجلاس کے لئے یہ افتتاحی پیغام دیا۔

یونیورسٹی کا نیا قانون ۱۹۵۴ء میں منظور کیا گیا تھا۔ اس وقت سینیٹ کی تشکیل عمل میں نہ لائی جا سکی۔ چنانچہ یونیورسٹی کے انتظامی امور کو چلانے کے لئے عبوری طور پر چانسلر کمیٹی مرتب کی گئی۔ سینٹ کی تشکیل بوجوہ گذشتہ چار برس میں نہ ہو سکی۔ سینیٹ کے پہلے اجلاس میں ۷۲ ارکان شریک ہوئے۔ وائس چانسلر نے گورنر مغربی پاکستان (چانسلر) کا پیغام سنایا۔

برصغیر کی چوتھی سب سے قدیم دانش گاہ (پنجاب یونیورسٹی) کو خراج عقیدت پیش کرتے ہوئے گورنر مغربی پاکستان نے اپنے پیغام میں کہا کہ حصول آزادی اور قیام پاکستان کے ساتھ اس تعلیمی ادارہ کے مقاصد میں ناگزیر تبدیلیاں رونما ہو گئی ہیں۔ اب ہماری یونیورسٹیوں کے لئے لازم ہے کہ وہ ملک کے سماجی اور اقتصادی مسائل کو حل کرنے میں معاون ثابت ہوں۔ ان اداروں کی سرگرمیاں اسلامی نظریات کے مطابق ہونی چاہئیں۔ اس کے علاوہ انہیں ذہنی اور اخلاقی نظم و ضبط کا اعلیٰ ترین معیار قائم رکھنا چاہیئے! اور اپنے طلبہ میں دیانتداری رواداری اور بے لوث خدمت کی خوبیاں پیدا کرنی چاہئیں۔ ان یونیورسٹیوں کو ملک کے نوجوانوں کا کردار سنوارنے اور انہیں روشن خیال قیادت کی صلاحیتیں ابھارنے کے لئے سرگرم عمل ہونا چاہیئے۔

آپ نے مزید کہا یونیورسٹیاں اپنے فرائض سے اسی صورت میں عہدہ برآ ہو سکتی ہیں کہ وہ اعلیٰ تعلیمی معیار قائم رکھیں۔ اور اس مقصد کے لئے موزوں نصاب کے علاوہ تدریس اور امتحانات کا عمدہ انتظام کریں۔ ریسرچ کی حوصلہ افزائی کریں۔ اور نوجوانوں کو پیشہ ورانہ تعلیم دیں۔ گورنر نے کہا کہ قومی تعمیر میں یونیورسٹیوں کو ایک انتہائی اہم کردار انجام دینا ہے اب دانش کدے زندگی کے حقائق سے الگ تھلگ رہ کر محض تصورات کے طلسمی گنبد میں اپنا وجود قائم نہیں رکھ سکتے۔ ان کا بنیادی فرض اب یہ ہے کہ وہ نوجوانوں کے اندر قومی ترقی میں حصہ دار بننے کی امنگ پیدا کریں اور ملکی تعمیر کے لئے فعال عنصر ثابت ہوں۔

طوفان سے سات اشخاص ہلاک

نئی دہلی ۳۰ جون گجرات کے علاقہ میں اڑسٹھ میل فی گھنٹہ کی رفتار سے سخت طوفان آیا جس سے سات اشخاص ہلاک اور اسی مجروح ہوئے بے شمار درخت جڑوں سے اکھڑ گئے اور بہت سی چھتیں اڑ گئیں۔ ہلاک ہونے والوں میں ایک برات کے چار ارکان بھی شامل تھے۔ برات اس وقت ایک مندر میں تھی۔ جو ایک بہت بڑے درخت کے گر جانے سے منہدم ہو گیا تھا۔ ایک عورت اور ایک بچہ چھت سے اڑ کر دور جا گرے جس کی وجہ سے وہ جان بحق ہو گئے۔

عراقی ریڈیو کے لئے روسی ٹرانسمیٹر

بغداد ۳۰ جون حکومت عراق نے بغداد ریڈیو کے لئے روس کا بنا ہوا سامان خرید لیا ہے۔ یہ سامان جلد بغداد پہنچ جائے گا۔